

نشر الطیب میں حدیث تخلیق نور اول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت

۱۔ نشر الطیب میں حدیث صحیح ہے یا ضعیف؟..... تھانوی نے دعویٰ کیا کہ ”صحیح روایات سے“ نشر الطیب لکھی ہے (ص ۱)۔ مگر آپ کہتے ہیں کہ اس کتاب کی تو پہلی روایت ہی ضعیف ہے۔۔۔۔۔ اب آپ اس روایت کی سند بھی پیش کریں اور پھر اس سند کا ضعیف ہونا بھی ثابت کریں کہ کس جگہ کونسا ضعیف پایا جاتا ہے؟

۲۔ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو روح کہاں حقیقت ہے یا مجاز؟..... مجازاً اس نور پاک کو روح سے تعبیر کیا گیا، کیونکہ حقیقی روح تو اُس وقت پھونگی جاتی ہے جب بچہ ماں کے پیٹ میں ۱۲۰ دن (۳۰ دن + ۳۰ دن + ۳۰ دن) گزار لیتا ہے تو

روح پھونگی جاتی ہے (عن عبد اللہ بن مسعود قال: حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو الصادق المصدوق: ”إن أحدکم یجمع خلقه فی بطن أمه أربعمین یوما ثم یموت فی ذلک علقه مثل ذلک ثم یموت فی ذلک مضغہ مثل ذلک ثم یرسل المملک فینفخ فیہ الروح۔“ مشکوٰۃ، باب ایمان بالقدر، فصل اول، حدیث ۴، متفق علیہ)۔ تو جو نور آدم علیہ السلام کی پیشانی میں دیکھا گیا، جو نور پہلے حضرت عبدالمطلب اور پھر حضرت عبداللہ کی پیشانی میں دیکھا گیا (نشر الطیب، ص ۲۰-۲۱) تو وہ نور روح کیونکر ہو سکتا ہے؟ یقیناً نور پاک کو روح پاک کہنے والوں نے یا تو نور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مجازاً روح سے تعبیر کیا، یا پھر اُن سے خطا ہوئی نور اُن کی توجہ ۱۲۰ دن والی اس روایت کی طرف نہ گئی ورنہ وہ یہ قول کیسے کر سکتے تھے؟۔

۳۔ تھانوی جی صرف نور صفت (نور ہدایت) مانتے ہیں؟..... جب آپ دیوبندی بھی اُس نور کو روح مانتے ہیں تو آپ نے (صفت پاک کے علاوہ) روح پاک کو بھی نور مان لیا تو جناب کا یہ کہنا کیسے درست ہو گا کہ ہم تو صفت کو ہی نور مانتے ہیں، کیا روح آپ لوگوں کے نزدیک صفت ہے؟

۴۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت نور ہدایت بھی نہیں مانتے۔ کیا آپ ہی کے علماء نہیں کہا کرتے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نور ہدایت ہوتا تو اپنے چچا ابو طالب کو نور ہدایت نہ دے دیتے؟

۵۔ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی ہمارے بزرگ اور ہمارے ہموا ہیں۔ آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو نور ہدایت بھی مانتے ہیں اور بدن پاک کو بھی نور مانتے ہیں۔ آپ مدارج النبوة (۱: ۱۰۹-۱۱۰) میں فرماتے ہیں:

<p>آنحضرت جہم از فرق تا قدم ہمہ نور بود کہ دیدہ حیرت در جمال با سال وے خیرہ می شد مثل ماہ و آفتاب تاباں وروشن بود و اگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بودے، چچ کس را مجال نظر و ادراک حسن او ممکن نبودے۔</p>	<p>آپ ﷺ سر کی چوٹی سے لے کر قدم تک سارے کے سارے نور تھے ایسے کہ حیرت زدہ آنکھ آپ کے با سال جمال کو دیکھ کر چندھیا جاتی، آپ چاند اور سورج کی طرح چمکدار اور روشن تھے، اگر بشریت کا لباس نہ پہنا ہوتا تو کسی کو آپ ﷺ کی طرف دیکھنے اور آپ کے حسن کا ادراک کرنے کی طاقت نہ ہوتی۔</p>
--	--

کیا صفاتی نور (نور ہدایت) کو دیکھنے پر بھی آنکھیں خیرہ ہوا کرتی ہیں اور دیکھنے کی طاقت کا سوال پیدا ہو سکتا ہے؟
۵۔ مصنف عبدالرزاق کے جز مفقود کا ماثرمجرم نہیں ہے (وہ تو **بلغوا عنی ولو آية** پر عمل پیرا ہے)۔ ہاں البتہ
مصنف عبدالرزاق کے دستیاب مخطوطوں سے سرکاری نسخہ کی شان و فضیلت کی روایات کے اوراق پھاڑ کر غائب و
ضائع کر کے ناقص کتاب شائع کرنے والا مجرم ہے اور کتمان حق کا مرتکب ہے؟ مصنف عبدالرزاق کے اوراق
پھاڑنے والا وہی فرقہ ہے جو اس میں مذکور فضیلت سرکاری نسخہ کا منکر ہے۔ جز مفقود کی اشاعت سے انہیں ویسی
ہی تکلیف پہنچی ہے جیسی انجیل برنباس کی بازیابی و اشاعت سے عیسائیوں کو تکلیف پہنچی تھی۔ انجیل برنباس اور
جز مفقود کی بازیافت سے آپ کو تکلیف کیوں ہوئی؟

۷۔ (بشرمانے) کے متعلق نہیں بلکہ (بشر کہنے) کے متعلق حضرت سید نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر خزان
العرفان میں (سورۃ البقرہ: ۹۰ کے تحت) ماضی کا تاریخی حکم علت کے ساتھ مذکور ہے کہ:

مسئلہ۔ کسی کو **بشر کہنے** میں اس کے **فناائل و مآلات** کے انکار کا پہلو نکلتا ہے۔ اسی لئے (یعنی **فناائل**
و مآلات کے انکار کے پہلو سے) قرآن میں جا بجا انبیائے کرام کو (**فناائل و مآلات** کے انکار کے پہلو سے) **بشر کہنے**
والوں کو کافر فرمایا گیا۔ اور درحقیقت انبیاء کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دور اور کنار کا دستور ہے۔

یہی مضمون تھانوی جی نے نشر الطیب، ص ۲۶۹ میں لکھا ہے کہ:

آپ کی تہقیر کر کے دوسرے بشر پر آپ کو قیاس کرنا کفر یا بدعت ہے۔

مذکورہ دونوں عبارتوں میں علت میں اور حکم میں کونسا فرق ہے؟

دیوبندیوں نے تھانوی کی نشر الطیب کی پہلی ہی حدیث کو غلط مان کر کان پکڑ لئے
 سعیدی اور دیگر سنوں کے آنے پر آپ کے باطل فورم میں بین BAN شروع ہو جاتا ہے۔ ڈبل آئی
 ڈی کا غیر معقول اعتراض لگا کر بین لگ جاتا ہے۔ بفرض تسلیم، دو یا تین ناموں کی وجہ سے کسی پر بین لگانے میں
 آخر کیا معقولیت ہے؟ بہر حال بین لگانے کے بعد وہ آپ کے فورم میں داخل نہیں ہو پاتے تو پھر ان کو بھگوڑے کہہ
 دیا جاتا ہے، وہ بھگوڑے نہیں ہیں بلکہ ان پر تم نے اپنی ”یوئے باریاں“ doors and windows بند
 کر رکھی ہیں۔ رضا کے سامنے کی تاب کس میں فلک و اُرس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

۱۔ دیوبندی جی! تم نے اشرف علی تھانوی کی نشر الطیب کی پہلی حدیث کو ہی بے سند اور بے بنیاد مان کر تھانوی کو
 جھوٹ کا پھیلائے والا ظاہر کیا یا نہیں؟

۲۔ تھانوی نے اول نور کو اول روح کہا ہے، وہ خلافِ احادیث ہے یا نہیں؟

۳۔ سرفراز صہد نے اول ماخلق اللہ روحی کو حدیث بتایا ہے، اس کی سند ہے یا یہ بھی بے سند ہے؟

۴۔ سرفراز نے کہا کہ اول نور کو اول روح کہنا شیعہ کا موقف ہے، کیا جناب متفق ہیں؟

۵۔ کیا تھانوی نے اسی کتاب میں نبی پاک ﷺ کے بشری جسم مبارک سے حسی نورانیت کے ظہور کا ذکر نہیں کیا؟

(مثلاً: آپ ﷺ کو لے لے تو دانتوں سے نور نکلتا، ص ۱۵۶۔ آپ ﷺ ہنستے تو دیواریں روشن ہو جاتیں، ص ۱۶۰)

۶۔ کیا تھانوی نے اسی کتاب میں دوسرے بشروں پر آپ کی بشریت کو قیاس کر کے آپ کی شان گھٹانے کو کفر

و بدعت قرار نہیں دیا؟

۷۔ کیا مصنف عبدالرزاق کامل چھاپی گئی تھی یا ناقص؟ اگر ناقص و نامکمل چھپی تھی تو اس نامکمل میں حدیث جابر کے

نہ ملنے سے حدیث جابر کا عدم ثبوت کیسے لازم آیا؟..... اگر کہو کامل چھپی تھی تو یہ جھوٹ ہے کیونکہ ناشر نے خود ہی

اسے ناقص و نامکمل تسلیم کیا تھا۔

۸۔ امین صہد نے مطبوعہ مصنف عبدالرزاق میں حدیث جابر نہ ملنے پر منکرین حدیث نور کو غیر مقلد بتایا تھا،

کیوں؟

وَلَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

نَشْءُ الطَّيِّبِ
الْحَسَنِ فِي
أَرْبَعِينَ لَحْظًا

تاج کینی میڈیا پوسٹ کس لاہور ۲۵۲
۵۲۰ کراچی

نَشْرُ الطَّيِّبِ

فِي

ذِكْرِ النَّبِيِّ الْحَبِيبِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ + اَلَّذِي مَنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ - اِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ
اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوَ عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ الْحِكْمَةَ وَلَوْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ

لَافْتَضَلُوا مَلٰٓئِكًا

اَنَا بَعْدَ بِرُكْنِهِ رَحْمَتِ غَفَّارٍ وَتَشْنُّهُ شَفَاعَتِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْاَطْمَارُ وَاصْحَابُ الْكِبَارِ - عاشقانِ نبی مختار و مہمانِ حبیب پروردگار کی خدمت میں عرض

ہے کہ ایک بڑت سے بہت سے احباب کی فرمائش تھی کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم
کے کچھ حالات قبل نبوت و بعد نبوت کے صحیح روایات سے تحریر کئے جاویں کہ اگر کوئی منبع

سنت بخلاف طریق اہل بدعت بغرض ازویاد محبت آپ کے ذکر مبارک سے شوق و
رغبت کرے تو وہ اس مجموعہ کو اطمینان سے پڑھ سکے پھر ان دلوں اتفاق سے پیہم چہند
دیندار دوستوں کے خطوط اسی استدعا میں آئے جن میں مجموعاً اس غرض کی اس طرح

عہ بالخیر میں انما وہ ہے جناب حافظ روح اللہ خاں صاحب کا اور لکھنؤ سے حافظ عبد الحکیم خاں صاحب کا اور
الآباد سے مولوی سید الدین صاحب کا ۱۲۸۵ھ

يَا رِبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا أَبَدًا عَلَى حَبِيْبِكَ مَنْ تَرَانَتْ بِهِ الْعَصْرُ

صلی پر درود گار ابدال آباد تک درود اور سلام بھیجیو اپنے حبیب پر جن سے زمانوں کی زینت ہو گئی

چوتھی فصل آپ کے نور مبارک کے بعض آثار

کے ظاہر ہونے میں آپ کے والد ماجد و جد امجد میں

پہلی روایت حافظ ابوسعید نیشاپوری ابی بکر بن ابی مرجم سے اور انہوں نے سعید بن عمرو انصاری سے اور انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے کعب الاحبار سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک جب عبد المطلب میں منتقل ہوا اور وہ جوان ہو گئے تو ایک دن حطیم میں ہو گئے جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ آنکھ میں سرسبز گلاب سرسبز تیل پڑا ہوا ہے اور حسن و جمال کا لباس زیب ہے۔ ان کو سخت حیرت ہوئی کہ کچھ معلوم نہیں یہ کس نے کیا ہے ان کے والد ان کا ہاتھ پکڑ کر کابن ان قریش کے پاس لے گئے اور سارا واقعہ بیان کیا انہوں نے جواب دیا کہ معلوم کر لو کہ رب السموات نے اس نوجوان کو نکاح کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اول قیلہ سے نکاح کیا اور ان کی وفات کے بعد فاطمہ سے نکاح کیا اور وہ عبد اللہ آپ کے والد ماجد کے ساتھ حاملہ ہو گئیں اور عبد المطلب کے بدن سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ان کی پیشانی میں جھلکتا تھا اور جب قریش میں قحط ہوتا تھا تو عبد المطلب کا ہاتھ پکڑ کر جبل ثبیر کی طرف جاتے تھے اور ان کے ذریعہ حق تعالیٰ کے ساتھ تقرب ڈھونڈتے اور بارش کی دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ ببرکت نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے باران عظیم رحمت فرماتے الخ کذا فی المواہب۔

دوسری روایت ابو نعیم اور خزاعی اور ابن عساکر نے طریق عطاء سے ابن عباس

سے روایت کیا ہے کہ جب عبد المطلب اپنے فرزند عبد اللہ کو نکاح کرنے کی غرض سے لیکر چلے تو ایک کاہنہ پرگز رہے جو یہودی ہو گئی تھی اور کتب سابقہ پڑھی ہوئی تھی اس کو فاطمہ ختمیہ کہتے تھے اس نے عبد اللہ کے چہرہ میں نور نبوت دیکھا تو عبد اللہ کو اپنی طرف بلایا مگر عبد اللہ نے انکار کر دیا۔ کذا فی الموائہ۔

تیسری روایت جب ابرہہ باؤشاہ اصحاب فیل خانہ کعبہ کے منہدم کرنے کو مکہ پر چڑھا آیا عبد المطلب چند آدمی قریش کے ساتھ لیکر جبل ثبیر پر چڑھے اس وقت نور مبارک عبد المطلب کی پیشانی میں گول بطور ہلال کے نمودار ہو کر خوب درخشاں ہوا یہاں تک کہ شعلہ اس کی خانہ کعبہ پر پڑی۔ عبد المطلب نے یہ بات دیکھ کر قریش سے کہا کہ پھر حلویہ نور اس طرح میری پیشانی میں جو چمکا یہ دلیل ہو اس بات کی کہ ہم لوگ نماز میں رہیں گے۔ اور عبد المطلب کے اونٹ ابرہہ کے لشکر کے لوگ پکڑ لے گئے اور عبد المطلب ان کے چھڑانے کو ابرہہ کے پاس گئے ان کی صورت دیکھتے ہی اس نے بے حسرت کہ عظمت اور مہابت نور شریف کی ان کے چہرے سے نمایاں تھی انکی نہایت تعظیم کی اور سخت سے اتر بیٹھا اور ان کو اپنی برابر بٹھلا لیا۔ بالجملة ایسی عظمت نور مبارک کی تھی کہ بسبب اس کے بادشاہ ہیبت میں آجاتے اور تعظیم و تکریم کرتے کذا فی توارخ حبیب الملک لنا عنایت احمد۔

مِنَ الرُّوضِ

مَا فَيْدُ الْاَلَاءِ هُمْ اَمَرٌ قَدْ سَمِعَ عَظَمًا
اَوْ سَيِّدٌ يَخْوَ فِعْلَ الْخَيْرِ مُبْتَدِئًا
آپ کے سلسلہ میں نبی ہی بڑے ہیں عظمت پر شان رکھتے ہیں
یا ایسے ہیں کہ عمل خیر کی طرف سے بوقت کے پہلے ہیں

یَا رَسِیْلَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
 عَلٰی حَبِیْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
 در ماندہ و غیر ہو جاتی ہے اور اس کی پوری حقیقت
 دریافت نہیں کر سکتی اسی لئے بعض امور میں گونہ حیرت
 ہو جاتی ہے جیسا کہ اوپر کے شعر کی شرح میں معلوم ہوا (عطر اللہ)

فصل تیسویں آپ کے بعض لوازم عبدیت کے

بیان میں جو کہ آپ کے مراتب علیا سے ہے

جاننا چاہئے کہ آپ کے تمام کمالات کا مدار دو وصف پر ہے عبدیت رستا
 جن پر جا بجا آیات و احادیث میں تنقیص کی گئی ہے اور نمازیں جو تشہد تعلیم کیا
 گیا ہے اس میں بھی دونوں کو جمع فرما دیا گیا ہے اور جیسا کمالات رسالت سے
 نفوذ باللہ آپ کی تنقیص کر کے دوسرے بشر پر آپ کو قیاس کرنا کفر یا بدعت ہے

جس کے رد کے لئے اس سے اوپر کی فصل منعقد کی گئی ہے اسی طرح کمالات
 عبدیت سے آپ کو تجاوز قرار دے کر اللہ حق کے خواص سے متصف جاننا یا کسی امر
 منفی منتفی فی النص کو مثبت ماننا بھی شرک یا معصیت ہے فیصل اس کی اصلاح
 کے لئے لکھی جاتی ہے نمونہ کے لئے چند روایات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

پہلی روایت۔ حضرت عمر رضی عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اتنا مست بڑھا دیا جیسا انصاری نے (حضرت) عیسیٰ ابن
 مریم (علیہما السلام) کو بڑھا دیا کہ خواص الوہیت کو ان کے لئے ثابت کرنے
 لگے، میں تو اللہ کا بندہ ہوں (مجھ میں الوہیت کی کوئی بات نہیں) سو تم (مجھ کو)
 اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو (الوہیت کو ثابت کرتا کرو) روایت
 کیا اس کو بخاری و مسلم نے۔

